از عدالتِ عظمیٰ

ٹی۔ایل۔مدّو کرشنا و دیگر

بنام

شریمتی للیتا رام چندر راؤ

تاریخ فیصلہ: 6 جنوری، 1997

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 آرڈر 6 قاعدہ 17 - شکایت میں ترمیم - کی اجازت۔

حد بندی ایکٹ، 1963: دفعہ 3 - شیڈول - آرٹیکل 54 - دعویٰ تعمیل مخصص معاہدہ - کے لیے حد کی مدت۔

اپیل گزاروں اور جواب دہندگان کے درمیان پلاٹ کی فروخت کا قرارداد - معاہدے کی تعمیل کی تاریخ 28 مئی 1989 مقرر کی گئی تھی — اپیل کنندگان جواب دہندگان سے معاہدے کی شرائط کی تعمیل کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں: انکم ٹیکس کلیئرنس سرٹیفکیٹ حاصل کرنا اور اربن حد بندی اتھارٹی سے جائیداد کو اپیل کنندگان کے حوالے کرنے کی اجازت لینا - معاہدے کو خارج کرنے والے جواب دہندگان - جواب دہندگان کو تقاضوں کی تعمیل کرنے کی ہدایت دینے والے حکم امتناعی تاکیدی کے لیے اپیل گزاروں کی طرف سے دائر مقدمہ - مقدمہ زیر التواء ہونے کے دوران اپیل گزاروں نے 5 نومبر 1992 کو مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر VI، قاعدہ 17 کے تحت شکایت میں ترمیم کرنے اور معاہدے کی مخصوص کارکردگی کے لیے درخواست دی - ٹرائل کورٹ کی جانب سے درخواست خارج - عدالت عالیہ کی جانب سے خارج کیے جانے کی توثیق - اپیل -، حد بندی کے مقصد کے لیے قرار پایا گیا، مواد یہ ہے کہ حد بندی اس تاریخ سے لاگو ہو جاتی ہے جو فریقین نے معاہدے کی تعمیل کے لیے مقرر کی ہے - معاہدہ کے تحت فریقین کی طرف سے مقرر کردہ تاریخ سے تین سال کے اندر مقدمہ دائر کرنا ضروری ہے — چونکہ شکایت میں ترمیم کی درخواست تین سال کی میعاد تاریخ انقضا ہونے کے بعد دائر کی گئی تھی، اس لیے یقیناً پر اس نے شکایت میں بیان کردہ بنائے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نالش کو تبدیل کر دیا— حکم امتناعی تاکیدی کے لیے مقدمہ دائر کیا گیا تھا اور ترمیم کے ذریعے مخصوص کارکردگی طلب کی گئی تھی- ابتدائی طور پر شکایت میں بنائے نالش بتانا ضروری تھا لیکن اس کی استدعا نہیں کی گئی— دعویٰ تعمیل مختص معاہدہ کے ساتھ اس میں ترمیم کرنے کی کوشش کی گئی جسے خارج کر دیا گیا—لہٰذا، درخواست دائر کرنے کی تاریخ یعنی 5 نومبر 1992 تک بھی، مقدمے کو حد بندی کے ذریعے روک دیا گیا تھا-لہٰذا، عدالت عالیہ نے شکایت میں ترمیم کی اجازت دینے سے انکار کرنا درست تھا۔

شریمتی چندرانی (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندے بنام شریمتی کانتارانی (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندے، [1993] 1 ایس سی سی 519؛ کے رہیجا کنسٹرکشن لمیٹڈ بنام الائنس منسٹریز و دیگراں، [1995] ضمنی 3 ایس سی سی 70؛ ترلوک سنگھ بنام وجے کمار سابھروال، (1996) 3 اسکیل 558 اور رمضان بنام حسینی، [1990] 1 ایس سی سی 104، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 104، سال 1997۔

سی۔ آر۔ پی۔ نمبر 2246، سال 1993 میں کرناٹک عدالت عالیہ کے مورخہ 29.5.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے پی پی سنگھ کے لیے جی وی چندر شیکھر۔

جواب دہندہ کے لیے ہریش سالوی، ایس کے کلکرنی اور مس سنگیتا کمار۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل کرناٹک عدالت عالیہ کے فاضل سنگل جج کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے، جو سی آر پی نمبر 93/2246 میں 29.5.1996 پر کیا گیا تھا۔

تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ اپیل گزاروں اور مدعا علیہ نے 16 مارچ 1989 کو پینیا انڈسٹریل سبورب II اسٹیج، پینیا ولیج، بنگلور میں واقع اراضی نمبر 114/8 کے پلاٹ کو 64 لاکھ روپے میں فروخت کرنے کا قرارداد کیا تھا۔ معاہدے کی کارکردگی کی تاریخ 28 مئی 1989 مقرر کی گئی تھی۔ اپیل گزاروں نے 2 اکتوبر 1989 کو نوٹس جاری کیا جس میں مدعا علیہ سے کہا گیا کہ وہ قرارداد

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے تحت مذکور شرائط کی تعمیل کرے، یعنی انکم ٹیکس کلیئرنس سرٹیفکیٹ حاصل کرنا اور اربن حد بندی اتھارٹی سے مدعاعلیہ کو جائیداد کو اپیل گزاروں سے الگ کرنے کی اجازت دینا۔ مدعاعلیہ نے 6 نومبر 1989 کو ایک نوٹس جاری کیا تھا جس میں معاہدے کی تردید کی گئی تھی حالانکہ اس پر عمل درآمد تسلیم کیا گیا تھا۔ اس کے بعد اپیل گزاروں نے 21 اپریل 1992 کو حکم امتناعی تاکیدی کے لیے مقدمہ دائر کیا جس میں مدعاعلیہ کو قرارداد میں مذکور تقاضوں کی تعمیل کرنے کی ہدایت کی گئی۔ جب مقدمہ زیر التواء تھا، اپیل گزاروں نے 5 نومبر 1992 کو مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر VI، قاعدہ 17 کے تحت شکایت میں ترمیم کرنے اور معاہدے کی تعمیل کے لیے درخواست دی۔ مذکورہ درخواست کو ٹرائل کورٹ نے خارج کر دیا تھا اور خارج ہونے کی تصدیق عدالت عالیہ نے کی تھی۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل نے دعوی کیا ہے کہ وقت معاہدے کا جوہر نہیں ہے؛ اور کارکردگی، اگرچہ یہ 28 مئی 1989 کے لیے مقرر کی گئی تھی، کارکردگی کی تاخیر شدہ مدت کے لیے سود کی ادائیگی سے متعلق دیگر توضیعات اس بات کی نشاندہی کریں گی کہ وقت معاہدے کا جوہر نہیں ہے۔ اس لیے اس مرحلے پر درخواست کو خارج نہیں کیا جا سکتا تھا۔ مزید یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اپیل گزاروں نے مدعاعلیہ کے ساتھ زبانی قرارداد کیا تھا کہ قرارداد مدعاعلیہ کے مجاز اتھارٹی سے مطلوبہ اجازت حاصل کرنے کے بعد انجام دیا جائے گا۔ اس طرح، ان کا دلیل یہ ہے کہ مختص تعمیل کی راحت کو حد سے روکا نہیں گیا تھا۔ اس کے بعد مدعاعلیہ کے لیے یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ لمیٹیشن ایکٹ 1963 کے شیڈول کے آرٹیکل 54 کی پہلی شق کے نفاذ کے ذریعے، ایک بار تعمیل کی حد کے لیے تاریخ طے ہو جانے کے بعد اس تاریخ سے چلنا شروع ہو جاتی ہے۔ وقت معاہدہ کا جوہر ہے یا نہیں، یہ حد بندی کے سوال کا فیصلہ کرنے کے مقصد سے متعلق نہیں ہے۔ قرارداد میں، قرارداد کی تعمیل کے لیے وقت 28 مئی 1989 مقرر کیے جانے کے بعد، اس تاریخ سے پہلی شق کے تحت حد بندی چلنا شروع ہوئی۔ اس لیے دوسری شق کا اس معاملے کے حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔ لہذا، نچلی عدالتیں کارکردگی کی مخصوص راحت متعارف کرانے والی شکایت میں ترمیم کی اجازت سے انکار کرنے میں درست تھیں۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ حد بندی قانون کی دفعہ 3 کے تحت حد بندی مدعاعلیہ کے لیے دستیاب دفاع میں سے ایک ہے۔ لمیٹیشن ایکٹ کے شیڈول کے آرٹیکل 54 میں کہا گیا ہے کہ معاہدے کی مخصوص کارکردگی کے لیے حد کی مدت کارکردگی کے لیے مقرر کردہ تاریخ سے تین سال ہے، یا،

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اگر ایسی کوئی تاریخ طے نہیں کی گئی ہے، تو اس تاریخ سے مدعی کو نوٹس ملتا ہے کہ تعمیل سے انکار کر دیا گیا ہے۔ آرٹیکل 54 کے پہلے حصے کے تحت، ایک بار فریقین کی طرف سے قرارداد کی کارکردگی کی تاریخ طے ہونے کے بعد، حد اس تاریخ سے چلنا شروع ہو جاتی ہے اور قرارداد کی مخصوص کارکردگی اس تاریخ سے تین سال کے اندر ہو سکتی ہے جب تک کہ فریقین قرارداد کے ذریعے مقررہ وقت کی حد تک نہ پہنچ جائیں۔ اس معاملے میں، کارکردگی کے لیے تاریخ طے کی گئی تھی، یعنی 28 مئی 1989۔ یہ سوال کہ آیا وقت معاہدے کا جوہر ہے یا نہیں، زیادہ مطابقت نہیں رکھتا کیونکہ معاملہ آرٹیکل 54 کے پہلے حصے میں آتا ہے؟ شریمتی چند رانی (متوفی) میں اپیل کنندہ کے لیے قانونی نمائندوں بنام شریمتی کمل رانی (متوفی) کے ذریعے قانونی نمائندوں کے ذریعے جس فیصلے پر انحصار کیا گیا، [1993] آئینی بنچ کا 1 ایس سی سی 519 اپیل کنندہ کے لیے فاضل وکیل کی مدد نہیں کرتا ہے۔ اس معاملے میں، اس عدالت نے پورے مقدمے کے قانون کا جائزہ لیا ہے اور اس کے اعادہ کی ضرورت کو ختم کر دیا گیا ہے۔ عدالت نے اس طرح فیصلہ دیا:

" یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ غیر منقولہ جائیداد کی فروخت کے معاملات میں وقت کو معاہدے کی بنیادی شرط تصور نہیں کیا جاتا۔ درحقیقت، یہ ایک قانونی قیاس ہے کہ وقت کو معاہدے کی بنیادی شرط تصور نہیں کیا جاتا۔ یہ اصول کسی بھی طرح انگلینڈ میں دستیاب اصول سے مختلف نہیں ہے۔ یہ اصول کسی طور پر بھی اُس اصول سے مختلف نہیں جو انگلستان میں رائج ہے۔ انصاف کے قانون کے تحت، جو غیر منقولہ جائیداد کی فروخت کے معاہدے کی مختص تعمیل کے معاملات میں فریقین کے حقوق کا تعین کرتا ہے، عدالت معاہدے کے الفاظ پر نہیں بلکہ اس کے مفہوم اور مواد پر نظر ڈالتی ہے۔ اس بات کا تعین کرنا ہوگا کہ آیا معاہدے کی شرائط کے تحت فریقین نے مخصوص وقت کے طور پر نامزد کیا جس کے اندر تکمیل ہونی تھی، واقعی اور حقیقت میں اس کا مقصد یہ تھا کہ اسے مناسب وقت کے اندر مکمل کیا جائے۔ وقت کو معاہدے کا جوہر بنانے کے ارادے کا اظہار غیر واضح زبان میں ہونا چاہیے۔"

فیصلے کے پیراگراف 25 اور 26 میں نکالی گئی فریقین کی طرف سے کیے گئے معاہدے کی شرائط کی روشنی میں سوال پر غور کرنے کے بعد آئینی بنچ نے پیراگراف 28 میں یہ نتیجہ اخذ کیا کہ فریقین وقت کو معاہدے کا جوہر بنانا چاہتے ہیں۔ معاہدہ ایک مخصوص مدت کے اندر انجام دیا جانا تھا اور مدعا علیہ نے معاہدہ خارج کر دیا تھا۔ ان حالات میں، یہ مانا گیا کہ وقت معاہدے کا ایک جوہر ہے۔ اسی تناسب کا اعادہ اس عدالت نے کے رہیجا کنسٹرکشن لمیٹڈ بنام الائنس منسٹریز و دیگراں، [1995] ضمنی

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

3 ایس سی سی 70 میں کیا تھا جو شکایت کی ترمیم سے متعلق ہے۔ اس میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ چونکہ فریق نے قرارداد کو خارج کر دیا تھا، اس تاریخ سے حد بندی چلنا شروع ہوئی۔ چونکہ شکایت میں ترمیم کی درخواست تین سال کی میعاد تاریخ انقضا ہونے کے بعد دائر کی گئی تھی، اس لیے اس پر غور نہیں کیا جا سکا۔ حد کے حوالے سے تنازعہ پر اس عدالت نے ترلوک سنگھ بنام وجے کمار سابھروال، (1996) 3 اسکیل 558 میں بھی غور کیا تھا جس میں اس عدالت نے فیصلہ دیا ہے کہ جب حد بندی قانون کے آرٹیکل 54 کے نفاذ کے ذریعے معاہدے کی کارکردگی کے لیے وقت مقرر کیا گیا ہے، تو وقت فریقین کی طرف سے مقرر کردہ تاریخ سے شروع ہوتا ہے۔ عدالت نے اس طرح مشاہدہ کیا:

" سوال یہ ہے کہ: یہ حد کب سے شروع ہوئی؟ اس تسلیم شدہ موقف کے پیش نظر کہ حکم امتناعی خالی ہونے کے بعد 15 دن کے اندر معاہدہ انجام دیا جانا تھا، یہ حد 6 اپریل 1986 کو لاگو ہوئی۔ اس موقف کے پیش نظر کہ مستقل حکم امتناعی کے مقدمے کو 25 اگست 1989 کے حکم امتناعی کے ذریعے مخصوص کارکردگی کے لیے مقدمے میں تبدیل کر دیا گیا تھا، مقدمے کو واضح طور پر حد بندی کے ذریعے روک دیا گیا تھا۔ ہم اپیل گزاروں کی اپیل میں طاقت پاتے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ فریقین نے قرارداد کے ذریعے قرارداد کی تعمیل کے لیے تاریخ کا تعین کیا تھا۔ اس طرح حد بندی 6 اپریل 1986 سے لاگو ہوئی۔ 23 دسمبر 1987 کو محض حکم امتناعی کے لیے دائر مقدمہ کوئی فائدہ مند نہیں ہوگا اور نہ ہی اس تاریخ سے حد بندی چلنا شروع ہوئی۔ دائمی حکم امتناعی کے لیے مقدمہ مخصص تعمیل کے لیے مقدمہ سے مختلف ہے۔ درحقیقت مخصوص کارکردگی کے لیے مقدمہ 12 ستمبر 1979 کو آرڈر VI، قاعدہ 17، مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت دائر کردہ ترمیم کی درخواست کے ذریعے دعوی کیا گیا تھا۔ یہ صرف درخواست کے آرڈر ہونے پر کام کرے گا۔ چونکہ ترمیم کا حکم 25 اگست 1989 کو دیا گیا تھا، اس لیے اہم تاریخ وہ تاریخ ہوگی جس پر ترمیم کا حکم دیا گیا تھا، تسلیم شدہ طور پر، مقدمہ حد سے روک دیا گیا ہے۔ لہذا، نچلی عدالتیں مقدمے کی منظوری دینے میں درست نہیں تھیں۔

رمضان بنام حسین، [1990] 1 ایس سی سی 104 میں اس عدالت نے پیراگراف 6 میں اس طرح فیصلہ دیا:

" فروخت کے مبینہ قرارداد میں متعلقہ توضیعات جیسا کہ ٹرائل کورٹ کے فیصلے میں حوالہ دیا گیا ہے مندرجہ ذیل ہیں:

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:02
I attest to the accuracy and integrity of this document

"یہ گھر جیٹھامل بستیمل کے پاس 1000 روپے میں رہن پر ہے۔ جب آپ کو یہ مکان ملے گا، جس کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے، تو میسرز جیٹھامل بستیمل سے چھڑایا جائے گا اور رجسٹری کے کاغذات اپنے قبضے میں لے لیں گے، اس دن میرے پاس مذکورہ مکان کا بیعہ نامہ ہو گا، جو آپ کے حق میں لکھا، عملائی گئی اور تصدیق شدہ ہو گا۔"

سوال یہ ہے کہ کیا قرارداد کی کارکردگی کے لیے کوئی تاریخ طے کی گئی تھی اور ہمارے خیال میں جواب مثبت ہے۔ یہ سچ ہے کہ دستاویز میں کیلنڈر کی ایک مخصوص تاریخ کا ذکر نہیں کیا گیا تھا اور اصل میں تاریخ کا پتہ نہیں چل سکا تھا، لیکن جیسے ہی مدعی نے رہن چھڑایا، یہ ایک طے شدہ تاریخ بن گئی۔ اگر مدعی نے چھٹکارے کے فوراً بعد مقدمہ دائر کیا ہوتا، تو کیا اسے اس بنیاد پر خارج کیا جا سکتا تھا کہ وہ مانگی گئی مخصوص تعمیل کی حقدار نہیں تھی؟ ہم ایسا نہیں سوچتے۔ وہ یہ دعوی کرنے کے اپنے حقوق کے اندر ہوتی کہ اس نے معاہدے کے اپنے حصے کو انجام دیا ہے اور وہ اس بات پر اصرار کرنے کی حقدار ہے کہ اس کا بھائی اپنا حصہ مکمل کرے۔ یہ قرارداد بھارت کنٹریکٹ ایکٹ 1872 کی دفعہ 31 کے معنی کے ساتھ ایک عارضی معاہدے کی ایک عام مثال ہے اور جیسے ہی (خود مدعی کے ذریعے) چھٹکارا ہوتا ہے وہ قابل نفاذ ہو گیا۔ ہم آرمنی سوامی گونڈر بنام بی ایم شمنّا میں مدراس عدالت عالیہ کے نقطہ نظر سے متفق ہیں، جس کا اظہار گوڈا نے قدرے مختلف حالات میں کیا۔ اصول یعنی "وہ چیز متعین سمجھی جاتی ہے جو قابلِ تعیین ہو" کا اِطلاق ہمارے پیشِ نظر مقدمے پر بلاشبہ صادق آتا ہے۔ جیسا کہ ہربرٹ بروم (اپنی کتاب جو قانونی اصولوں کے متعلق ہے، اس اصول کا مفہوم یہ ہے کہ کسی معاملے کی تعیین کا فی الفور ہونا ضروری نہیں؛ اگر وقت کے گزرنے کے ساتھ ایسا دن آ جائے جس میں وہ امر متعین ہو جائے، تو یہی کافی ہے۔ اسی طرح کا سوال ڈنکومب بنام برائٹن کلب اور نورفولک ہوٹل کمپنی میں پیدا ہوا تھا، جس پر مدراس کیس میں انحصار کیا گیا تھا۔ ایک قرارداد کے تحت مدعی نے مدعا علیہ کو کچھ فرنیچر فراہم کیا تھا جس کی ادائیگی کی گئی تھی لیکن کچھ تاخیر کے بعد۔ اس نے دلچسپی کا دعوی کیا۔ عام قانون کی توضیع اس طرح کے معاملے میں سود کی اجازت نہیں دیتا تھا، اور مدعی اپنے دعوے کی حمایت میں ایک قانونی شق پر انحصار کرتا تھا جو صرف اس صورت میں اس کی مدد کے لیے آ سکتا تھا جب قیمت ایک مخصوص وقت پر قابل ادائیگی ہو۔ بلیک برن، جسٹس نے مشاہدہ کیا کہ انہیں یہ کہنے میں ذرا بھی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ قرارداد میں ایک خاص دن پر غور کیا گیا ہے، جس میں سامان کی فراہمی کے وقت کا پتہ لگایا جائے گا؛ اور پھر رقم ایک مخصوص وقت پر قابل ادائیگی ہو گی؛ لیکن مدعی کے مطالبے کو اس بنیاد پر خارج کر دیا کہ قیمت ایک مخصوص وقت

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پر تحریری آلے کے ذریعے قابل ادائیگی نہیں ہوئی تھی۔ دوسرے فاضل جج اس سے متفق نہیں تھے، اور ان کا مؤقف تھا کہ قانون میں اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ دستاویز میں ادائیگی کی تاریخ کا ذکر کرتے ہوئے ادائیگی کا وقت بیان کیا جائے۔ اگر اس نے اس واقعہ کی وضاحت کی جس پر ادائیگی کی جانی تھی، اور اگر واقعہ کا وقت معلوم کرنے کے قابل تھا تو کارروائی کی ضروریات کو پورا کیا گیا تھا۔ ہمارے سامنے کے معاملے میں بھی یہی صورتحال ہے۔ آرٹیکل 54 کا تقاضہ یہ نہیں ہے کہ اصل دن کا تعین لازمی طور پر دستاویز کے چہرے پر کیا جانا چاہیے، بلکہ یہ کہ اس حساب کی بنیاد جو اسے یقینی بنانا تھا اسے اس میں پایا جانا چاہیے۔ ہم، اس کے مطابق، یہ مانتے ہیں کہ قرارداد کے تحت مدعاعلیہ کے لیے فروخت کے دستاویز پر بیعہ نامہ کی تاریخ طے کی گئی تھی، حالانکہ کسی خاص تاریخ کا ذکر کرنے سے نہیں بلکہ کسی خاص واقعے کے ہونے کے حوالے سے، یعنی رہن کی تلافی؛ اور، مدعی کے ذریعے چھٹکارے کے فوراً بعد، مدعاعلیہ فروخت کے دستاویز پر بیعہ نامہ کرنے کا جوابدہ بن گیا جسے مدعی نافذ کرنے کا حقدار تھا۔ اس طرح حد کی مدت اسی تاریخ کو چلنا شروع ہوئی۔ لہذا اس معاملے کا احاطہ آرٹیکل 54 (تیسرا کالم) کے پہلے حصے میں کیا گیا ہے نہ کہ دوسرے حصے میں۔"

ان حالات میں، یہ فرض کیا جانا چاہیے کہ حد بندی کے مقصد کے لیے، جو مواد ہے وہ یہ ہے کہ حد بندی اس تاریخ سے چلنا شروع ہو جاتی ہے جو فریقین نے معاہدے کی کارکردگی کے لیے مقرر کی ہے۔ معاہدہ کے تحت فریقین کی طرف سے مقرر کردہ تاریخ سے تین سال کے اندر مقدمہ دائر کرنا ضروری ہے۔ چونکہ شکایت میں ترمیم کی درخواست تین سال کی میعاد تاریخ انقضا ہونے کے بعد دائر کی گئی تھی، اس لیے یقیناً پر اس نے شکایت میں بیان کردہ بنائے نالش کو تبدیل کر دیا۔ حکم امتناعی تاکیدی کے لیے مقدمہ دائر کیا جاتا ہے اور ترمیم کے ذریعے مخصوص کارکردگی طلب کی جاتی ہے۔ ابتدائی طور پر شکایت میں بنائے نالش بیان کرنا ضروری ہے لیکن اس کی استدعا نہیں کی گئی۔ مخصوص کارکردگی کے لیے درخواست کے ساتھ اس میں ترمیم کرنے کی کوشش کی گئی جسے، جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے، خارج کر دیا گیا۔ ان حالات میں، درخواست دائر کرنے کی تاریخ یعنی 5 نومبر 1992 تک بھی، مقدمے کو حد سے روک دیا گیا تھا۔ لہذا، عدالت عالیہ نے شکایت میں ترمیم کی اجازت دینے سے انکار کرنا درست تھا۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اپیل کنندگان پہلے ہی کافی رقم ادا کر چکے ہیں اور اس لیے وہ اس کی وصولی کی داد رسائی سے محروم رہیں گے۔ مدعاعلیہ کے وکیل، شری ہریش سالوے نے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:02
I attest to the accuracy and integrity of this document

منصفانہ انداز میں کہا ہے کہ ان کا مؤکل آج سے چھ ماہ کی مدت کے اندر معاہدے میں طے شدہ سود کے ساتھ پوری رقم ٹرائل کورٹ میں جمع کر کے واپس کر دے گا۔

مدعاعلیہ کی طرف سے دی گئی مذکورہ بالا ضمانت کے تابع اپیل کو اسی کے مطابق خارج کر دیا جاتا ہے۔اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:02
I attest to the accuracy and integrity of this document